السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ میرے خاوند کو عرصہ 8سال سے غائب ہے وہ نشہ کرتا تھا اس کو کوئی پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے اس کے وارثوں سے بھی پتہ کروایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کا کوئی پتہ نہیں ۔ میرے 3چھوٹے بچے ہیں (۔بچوں کی پرورش کا مسئلہ ہے اس لئے میں نکاح کرنا چاہتی ہوں ۔ لہذا مجھے شرعی فتوی چاہیے ۔ (سائلہ : شمیم اختر دختر بشیر احمد بٹ بھٹو کالونی گلی نمبر 8کوارٹراے جوئیا نوالہ موڑ ضلع شیخوپورہ بذریعہ محمد الیاس بشیر احمد مذکور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہوکہ عورت نہ توخوداپنا نکاح کرسکتی ہے اورنہ کسی دوسری عورت کی ولی بن سکتی ہے ۔ جبکہ صحت کےلئے ولی مرشد کی اجازت ازبس ضروری ہے ۔ صحیح بخاری میں باب ہے

(بَابُ مَنْ قَالَ: لاَنِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ، وَكَذَلِكَ البِكْرُ، وَقَالَ: {وَلاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا} وَقَالَ: {وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ}. ج2ص769

کہ اس بات کا بیان کہ جو شخص نکاح کی صحت کے ولی کی اجازت کو ضروری سمجھتا ہے وہ قرآن مجید کی اس آیت سے دلیل لیتا ہے کہ جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت پوری کرلیں تو ان کو نکاح سے نہ روکو۔ یعنی اگر ولی کو کوئی اختیار ہی نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے ولیوں کو یہ حکم کیوں دیا ہے، لہذا ماننا پڑتا ہے کہ ولی کو حق ولایت حاصل ہے، عورت خواہ شوہر دیدہ ہویا کنواری ہو۔ اور اسی طرح آیت لاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ اور وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى میں بھی عورتوں کےلیے ولیوں کو حکم خطاب کیا گیا ہے۔ لہذا ان تینوں نصوص سے واضح نکاح کےلئے ولی مرشد کی اجازت ناگزیر ہے ۔ ورنہ ان تینوں آیات میں ولیوں کو خطاب کا کوئی معنی نہیں اور کلام الہی عبث قرار پاتی ہے حاشا وکلا

سے روایت ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔ اور جمہور علماء امت کے نزدیک صحت نکاح کےلئے ولی کا اجازت حضرت ابو موسیٰ اشعری ضروری ہے ورنہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ۔)اخرجه الاربعة الا النسائی وصححه ابو عونه ابن حبان 3 والحاکم قال ابن کثیره وصححه یحی بن معین وغیره متی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل رہے اور دخول پروہ عورت اپنے اس شوہر سے مہر حاصل کرے گی۔

۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، رواه ابن ماجه والدار قطنی ورجاله ثقات ۔ سبل السلام ج3ص4120

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ ازخود اپنا نکاح کرے ۔ یعنی عورت ولی نکاح نہیں بن سکتی۔

امام محمد بن اسماعیل الامیر الایمانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

(. فیه دلیل علی ان لمراة لیس لها ولایة فی الانکاح لنفسها ولا لغیرها فلا عبارة لها فی النکاح ایجابا ولا قبولا ولا تزوج نفسها باذن الولی ولا غیره ولا غیرها بولایة (سبل السلام ج3ص120

کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو حق ولایت حاصل نہیں ۔ لہذا نہ وہ اپنا ولی بن سکتی ہے اور نہ کسی اور عورت کا ولی نکاح بن سکتی ہے ۔ یعنی نہ اپنا ازخود نکاح کرسکتی ہے اور نہ کسی دوسری عورت کا ولی بن کر نکاح کرا سکتی ہے ۔ لہذا ای کی ولایت میں کیا گیا نکاح ناقابل اعتبار ہے ۔ لہذا بشرط صحت سوال مسمات نذیراں بی بی دختر غلام قادر ساکن 14 آڑ کا نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا۔ کہ باپ ولی اقرب کی اجازت نہیں تھی ۔ اور نہ باپ کا اس کو علم ہی تھا، پھر نذیراں کی پھوپھی کا یہ اقدام سراسر خلاف شریعت ہے، مفتی کی قانونی سقم کی ذمہ دار ہوگا۔ عدالت مجاز سے توثیق ضروری -

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص754